

اعتبار سے بھی یہ کوئی کم خطرناک نہیں کہ کریڈٹ کارڈ جاری کرنے والی بین الاقوامی طور پر دوہی کمپنیاں تاحال معروف ہیں اور دونوں کمپنیوں کا یہ کاروبار اعتماد کی بنیاد پر چل رہا ہے دنیا کے بدلتے ہوئے حالات میں اگر کسی بھی وقت ان کمپنیوں کو یہ کاروبار کرنے کی اجازت دینے والے ملکوں کو معاشی بد حال و تباہی نے آگھیرا تو اس کا سب سے پہلا برا اثر ان اعتماد کی بنیاد پر کام کرنے والی کمپنیوں پر پڑے گا اور کروڑوں کارڈ ہولڈرز کے کارڈ اور ان کارڈوں کے کریڈٹس زریو ہو جائیں گے۔ ایسے ہی اگر کسی وقت ان کمپنیوں کی سرپرست حکومتوں کی نیتوں میں فتور آ گیا تو لوگوں کے اربوں روپے ڈوب جائیں گے اور وہ تمام تجارتی ادارے جو کریڈٹ کارڈ ز پر مال دے چکے ہوں گے ان کے بلز کی ادائیگی کی کوئی صورت نہ بن سکے گی یہ صورت حال کسی بینک کے دیوالیہ ہونے سے بھی زیادہ خطرناک ہو سکتی ہے۔

شرعا اگرچہ کریڈٹ کارڈ کے ذریعہ لین دین میں بعض صورتوں میں کوئی قباحت نہیں تاہم کریڈٹ کارڈ کا مطلق استعمال اور ہر طرح کے کریڈٹ کارڈ کا استعمال محل نظر ہے۔ اور بعض صورتوں میں تو یہ بالکل حرام ہے۔ (تفصیلات کے لئے ہماری شائع کردہ کتاب کریڈٹ کارڈ کی شرعی و معاشرتی حیثیت کا مطالعہ مفید ہوگا) ضرورت اس بات کی ہے کہ کریڈٹ کارڈ کے خطرناک نقصانات سے بچاؤ کی تدابیر کی جائیں اور اس کی اسکیم کو شریعت کے تابع کیا جائے۔ اسٹیٹ بینک آف پاکستان کا شریعہ بورڈ شاید اس سلسلہ میں کوئی نمایاں کردار ادا کر سکے؟

اسلامی بنکاری..... خوش آئیند اقدام یا.....؟

معاصر ماہنامہ ساحل کراچی نے اسلامی بنکاری کے حوالہ سے بعض تحفظات کا اظہار کیا ہے۔ جولائی ۲۰۰۵ کے شمارہ میں اسلامی بنکاری کو کافرانہ معیشت کی اسلام کاری کا نام دیا گیا ہے اور اسے ناممکن قرار دیا گیا ہے۔ ماہنامے نے جامعہ اسلامیہ کلفٹن کے شیخ الحدیث مفتی حبیب اللہ صاحب کا ایک مضمون (قط اول) بھی شائع کیا ہے جس میں اسلامی بنکاری پر خاصی تنقید کی گئی ہے۔ مدیر اعلیٰ ساحل نے اپنے ادارے میں جسٹس تقی عثمانی صاحب کو مغربی فلسفہ معیشت سے ناواقف قرار دیتے ہوئے ان کی اسلامی بنکاری کے حوالہ سے کوششوں کو مصری علماء کے فتاویٰ کی روشنی میں حرام خیال کیا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ مصر کے جید علماء نے اسلامی بنکاری کا زبردست محاکمہ اور محاسبہ کیا ہے اور اسے

سودی نظام قرار دیا ہے۔ ان کا خیال ہے کہ غیر سودی بنکاری یا اسلامی بنکاری پر امت کے علماء کا اجماع نہیں ہے۔

ہمارے خیال میں غیر اسلامی حکومتوں، غیر اسلامی نظام ہائے حکومت اور سودی مرکزی نظام معیشت کی موجودگی میں اسلامی بنکاری کے حوالہ سے تحفظات کا ہونا فطری بات ہے مگر دنیا بھر کے نمایندہ مسلم علماء جو فقہ اکیڈمی مکہ مکرمہ، مجمع الفقہ الاسلامی، اور دیگر اسلامی فورمز پر سال ہا سال سے اسلامی بنکاری پر فقہی بحث و مباحثہ کرتے رہے ہیں اور جنہوں نے کافی غور و تدبر کے بعد اسلامی بنکاری کے خط و خال مرتب کئے ہیں ان کی فقہی آراء و فتاویٰ کو اجتماعی اجتہاد کا درجہ حاصل ہے اور ان کی برس ہا برس کی محنتوں کے ثمرات آنا شروع ہو گئے ہیں۔ اب کوئی بھی مسلمان کسی بھی اسلامی بینک کے ذریعہ مشارکہ، مضاربہ، مراءبہ، استھناع، اجارہ، اور مساموہ کے شرعی طریقوں سے سرمایہ کاری اور کاروبار کر سکتا ہے۔ اسلامی بنکاری کرنے والے بینک اپنے اسٹاف کو اسلامی بنکاری کی خصوصی تربیت دے دلوں رہے ہیں، اور ملکی و بین الاقوامی سیمیناروں کے ذریعہ تاجر اور مذہبی طبقہ کے تحفظات کا ازالہ کیا جا رہا ہے۔

عسکری بینک نے گزشتہ ماہ اپنے افسران کی تربیت کے لئے دوروزہ اسلامی بنکاری کورس کا اہتمام کیا۔ کراچی میں منعقدہ اس شارٹ کورس میں اسلامی بنکاری کی اصطلاحات، مختلف طرق بنکاری، اور دنیا میں ہونے والی اس وقت تک اسلامی بنکاری کی صورت حال اور مستقبل کی توقعات کے حوالہ سے مفید کورس متعارف کرایا گیا۔ واضح رہے کہ عسکری بینک ان بینکوں میں شامل ہے جنہوں نے اسلامی بنکاری پر انہیں کھولنے کے سلسلہ میں اسٹیٹ بینک آف پاکستان کو ضروری منظوری کے لئے درخواست دے رکھی ہے۔ عسکری بینک کے افسران کا کہنا ہے کہ انہوں نے تیاری مکمل کر لی ہے اور جونہی اسٹیٹ بینک انہیں لائسنس جاری کرے گا وہ اسلامی بنکاری کی برانچیں فوری طور پر کھول دیں گے۔ اس کورس میں جناب عامر خلیل الرحمن صاحب نے اسلامی بنکاری کی اصطلاحات وغیرہ بیان کیں، بین الاقوامی سطح پر اسلامی بنکاری کی مارکیٹنگ کا تجزیہ پیش کیا اور اب تک قائم ہوئے والے اسلامی بینکوں اور اسلامی بنکاری کی برانچوں کے بزنس کا اجمالی خاکہ پیش کیا۔

اسٹیٹ بینک کے تعاون سے اسٹینڈرڈ چارٹرڈ بینک نے گزشتہ دنوں ایک سیمینار کا اہتمام کیا جس سے بحرین کے ایک نامور عالم جناب شیخ نظام یعقوبی اور شیخ عبدالستار ابوغدہ نے خطاب کیا